جراثیمی حملوں کا بھونڈا جواز

محمد عابد مسعود ڈوگر

قدرت نے نہ صرف انسان کو دماغ نام کی کمال چیز عنایت فرمائی بلکہ ساتھ ساتھ اسے استعمال کرنے کا سلیقہ بھی سکھایا۔ قرآن پاک میں جگہ جگہ اسے کام میں لانے کی ہدایت موجود ہے۔ جہاں کہیں پچھلی اقوام کا ذکر ہے، وہیں بات کے اختتام پر عقل، فکر اور شعور سے کام لینے کی ہدایت موجود ہے۔ انسان اگر اسے اللہ کی نشانیاں تلاش کرنے میں لگائے تو انجام کار، اللہ کی ذات کو پالیتا ہے۔ اسی راستے پر اس کے چلنے سے تمام انسان اس کے تجربات اور دریافتوں کے فوائد سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ انسان نے مشینوں کی ایجادات میں اپنا دماغ لڑایا تو دنیا کو حیران کر کے رکھ دیا۔ ایسی ایسی باتیں وقوع پذیر ہوگئیں کہ جو دنیا کے حاشیۂ خیال میں بھی نہ تھیں۔ بھلا چاند پر انسان کا قدم رکھنا کوئی معمولی بات تھی۔ بہت کم لوگوں نے اسے سوچا ہوگا۔ اب تک انسان اس میدان میں اتنی ترقی کر چکا ہے کہ دنیا سمٹ کر مٹھی میں آگئی ہے۔ ان ایجادات سے جہاں انسان کے فوائد کے لئے بہت ساری چیزیں تیار ہوئیں، وہیں اس نادان نے اپنی تباہی کا بھی خوب بندوبست کیا۔ ایسی ایسی خوفناک چیزیں اس نے بنا ڈالیں کہ اللہ کی پناہ! جنگی امور میں، جارحیت اور دفاع کے لئے اس نے ایسے ایسے کام کر دیئے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے حملوں کے نقصان سے بچنے کیلئے لوہے کا لباس بنانا سکھایا یعنی زرہ بکتر کہ تلوار اور نیزے کی کاٹ سے جسم محفوظ رہ سکے۔ آج کے انسان نے اس روایت کو بلٹ پروف یا شاید اس سے بھی آگے پہنچا دیا ہے۔ اسی طرح اور بے شمار چیزیں جو انسان نے اپنے دفاع کے لئے تیار کیں، ان کی ہر دور میں نئی اور گزشتہ سے بہتر شکل سامنے آئی۔ دشمنوں کو کمزور یا ختم کرنے کیلئے خوفناک سے خوفناک ترین ہتھیار بنائے گئے اور بڑھتے بڑھتے یہاں تک کہ ایٹم بم ایسی تباہ کن چیز بنا ڈالی۔

بارود کے گولوں تک تو بات سمجھ میں آتی تھی مگر ایک ہی لمحے میں لاکھوں انسانوں کو موت کی نیند سلا دینا اور نسل در نسل اپاہج اور معذور بنا دینا، یہ بھی حضرت انسان کا کرشمہ ہے۔ جس کا اب تک سب سے پہلا مظاہرہ انسانی حقوق کے عالمی علمبردار امریکہ بہادر کی طرف سے جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر دوسری جنگ عظیم میں سامنے آیا، جس کے اثرات اب تک محسوس کئے جا رہے ہیں۔ آگ لگا دینے والے نیپام بم بھی سب سے پہلے امریکہ نے ویت نام میں استعمال کئے جو بعد میں اس کے گلے پڑ گئے کہ آگ میں جھلسی ہوئی ایک بچی کی تصویر نے ویت نامیوں کو بیدار کر دیا اور امریکیوں کے ساتھ اس کے بعد جو کچھ وہاں ہوا، وہ اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔

ایٹم بم کے بعد انسان نے اس میدان میں مزید ''ترقیاں'' کیں۔ ہوا ختم کر دینے والے بم، جس کے نتیجے میں انسان دم گھٹ کر مر جاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریاں پھیلانے والے جرثومے وغیرہ۔ ہائے افسوس! انسان نے خود کو

ہلاکت میں ڈالنے اور دھرتی کی گود اجاڑنے کا کتنا بھیانک بندوبست کر رکھا ہے۔ تاریخ کے طالب علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ہمیشہ انسانیت کو ایسے مصائب سے دوچار کرنے والے لوگ کون ہیں؟ یقیناً یہ وہی لوگ ہیں جن کی ناجائز ذریت آج انسانی حقوق کے نام پر انسانیت کا ستیاناس کر رہی ہے۔ ان کے نزدیک انسان صرف وہی ہیں، جو غیرت، عزت اور ملت کا سودا کر ڈالیں۔ اور جو لوگ اس معیار پر پورا نہ اتریں، وہ انسان کہلانے بلکہ زندہ رہنے کے بھی حق دار نہیں ہیں۔ دوسرے مذاہب میں عموماً اور اسلام میں خصوصاً ان کی مداخلت انسانی حقوق کے نام پر ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں تو اپنے ایسے مخالف کی، جو مدمقابل ہو، میدان میں تلوار سونت کر آ جائے، اس کے ساتھ لڑائی کی حدود و قیود متعین ہیں۔ مثلاً نعش کی بے حرمتی جیسے ناک، کان کاٹ دینا، آنکھیں نکال دینا (مثلہ کرنا) جائز نہیں ہے اور مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے جذبات اور عقل کو دین کے تابع رکھے۔

آج صلیبی جنگ عروج پر ہے۔ افغانستان کے مظلوم اور نہتے عوام پر نت نئے میزائل اور بم آزمائے جا رہے ہیں۔ اہداف کی تلاش میں ناکامی کے نام پر عوام ہی اس چاند ماری کی زد میں آ رہے ہیں۔ ایسی خبریں بھی ہیں کہ جراثیمی اور کیمیاوی ہتھیاروں کا بھی محدود پیمانے پر استعمال جاری ہے۔ اب ان کے استعمال کو عام کرنے اور عالمی رائے عامہ کو قائل کرنے کے لئے پوری ''منصوبہ بندی'' کے ساتھ اس پر کام جاری ہے۔ امریکہ کے بعد اب پوری دنیا میں آہستہ آہستہ اس خوف کو عام کیا جا رہا ہے کہ مسلمان ''دہشت گردوں'' نے جوابی حملے کے طور پر جراثیمی ہتھیاروں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ اب تک کا سب سے بڑا حملہ جو اس سلسلے میں سامنے آیا ہے، وہ ''انتھراکس'' کا ہے۔ اس کے جرثومے امریکہ کے بعد دنیا کے اور بہت سے ممالک کو خطوط کے ذریعے مل رہے ہیں۔ امریکہ میں تو اس کا خوف دھیرے دھیرے بڑھتا جا رہا ہے۔ سینٹ کے بعد اور بہت سے سرکاری اداروں کی اس کے خوف سے بندش کی خبریں اخباروں میں ہیں۔ پوری دنیا عموماً اور مغربی ممالک خصوصاً اس کے اثر سے پریشان ہیں۔ آج کی خبر ہے کہ امریکہ نے انتھراکس کے بعد چیچک کے وائرس سے بچاؤ کی ویکسین تیار کرنا شروع کر دی ہے۔ سوال یہ ہے کہ انتھراکس کا حملہ اسامہ یا اس کے ساتھیوں نے کیا ہے تو کیا انہوں نے امریکن حکام کو اس کی باقاعدہ اطلاع کر دی ہے کہ اس کے بعد چیچک کا حملہ ہوگا؟ جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا کہ یہ کام پوری منصوبہ بندی کے ساتھ جاری ہے۔ یہ خبر ہمارے دعوے کی تصدیق کرتی ہے۔

آپ دیکھ لیں گے اور اس بات کے بہت قوی امکانات ہیں کہ انتھراکس کے بعد چیچک کا شوشہ چھوڑا جائے گا۔ بے چارے طالبان، ان کو تو عوام کی بھوک مٹانے سے فرصت نہیں، وہ اتنے مہنگے امور پر پیسہ کہاں سے لگائیں گے؟ ان کے پاس اتنے وسائل کہاں؟ حالیہ حملوں نے تو ان کو عام آدمی کے بارے میں اور پریشان کر رکھا ہے۔ یہ سارا کھیل نہتے، فاقہ زدہ عوام کو کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیاروں کا نشانہ بنانے کیلئے کھیلا جا رہا ہے۔

بقیہ ص ۳۲ پر